Al-Abṣār (Research Journal of Fiqh & Islamic Studies)
ISSN: 2958-9150 (Print) 2958-9169 (Online)
Published by: Department of Fiqh and Shariah, The Islamia University of Bahawalpur.
Volume 03, Issue 01, January-June 2024, PP: 153-164
DOI: https://doi.org/10.52461/al-abr.v2i2.2427
Open Access at: https://journals.iub.edu.pk/index.php/al-absar/about

بین المسالک ہم آہنگی میں پاکستان کی مذہبی سیاسی جماعتوں کا کردار، تاریخی تناظر میں ایک جائزہ

The Role of Religious Ppolitical parties of in Pakistan in interfaith harmony A Review in Historical Context

Dr. Naveed Khan
Lecturer Govt.Postgraduate College, Haripur, KPK, Pakistan
naveedkhan61980@gmail.com

Saba Ghaffar
M. Phil Islamic studies, IIS, University of the Punjab Lahore.
sabaghaffar171994@gmail.com

Abstract

Sectarianism is not merely associated with Islam but it affected the all religions intensity. At the end of twentieth century, sectarian elements and religious prejudices in Pakistan had intensified. Undoubtedly, the negative effects of sectarianism and religious provocation are now permeating the entire Pakistani society. The current situation in Pakistan demands the intellectuals academic circles and political religious leaders Spokespersons of serious scholarly that they unite together to play a positive role in a serious environment bearing respect ,tolerance and disagreement. In this regard, Pakistan's religious political parties have played valuable role in demonstrating unity on various fronts since last long period, which was a gate step in ending sectarianism. Under we view, a practical role has been reviewed in the end of the sectarianism of Pakistan's political religious parties, and this effort is expected to be a turning point in interfaith harmony in Pakistan.

Keywords

Sectarianism, Religious Political parties, Interfaith, Harmony. Role.

All Rights Reserved © 2022 This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

1 موضوع کا تعارف

فرقہ واریت کا تعلق محض اسلام کے ساتھ ہی نہیں بلکہ اس نے ہر مذہب کے اندر شدت کے ساتھ اپنا اثر دکھایا ہے 1۔اسی طرح تفرقہ کو مذہب کے ساتھ مختص کرنا انصاف کے خلاف ہے بلکہ اس کے متعدد محور ہیں جو وطن، قوم اور زبان کے درمیان پھیلے ہوئے ہیں۔2 مسلکی عصبیت، تکفیر و عدم برداشت صرف ہمارے ملک عزیز کا ہی نہیں پورے عالم انسانیت کا اہم ترین مسئلہ ہے۔ فرقہ وایت اور مذہبی اشتعال انگیزی کے منفی اثرات پاکستانی معاشرے میں بری طرح سرایت کر چکے ہیں۔ بیسویں صدی کے اواخر میں پاکستان میں فرقہ وارانہ عناصر و مذہبی تعصبات نے شدت کی راہ اختیار کر لی تھی۔3 اہل علم و دانش کے اس طرف توجہ دلانے کے باوجود ارباب حل و عقد اس کے سدباب میں خاطر خواہ اقدام نہ کر سکے۔4 پاکستان کی موجودہ صورت حال، اربابِ علم دانش، سنجیدہ علمی حلقوں کے ترجمان اور سیاسی مذہبی رہنماؤں اور ملکی سیاست میں حصہ لینے والی مذہبی جماعتوں سے اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ وہ باہم متحد ہو کر رواداری، ادب و احترام اور اختلافِ رائے کو برداشت کرتے ہوئے سنجیدہ ماحول میں مثبت کردار ادا کریں۔ اس ضمن میں پاکستان کی دینی سیاسی جماعتوں نے مختلف محاذ پر متفقہ طور پر متفرقات و فروعات سے بالاتر ہو کر ہر ممکن اتحاد و مسلکی ہم آہنگی میں عملی نمونہ پیش کیا۔ وحدت کا مظاہرہ کرتے ہوئے قابل قدر کردار ادا کیا۔ جو فرقہ وارنہ کشیدگی کے سدّباب میں ایک بہترین اقدام تھا۔ زیر نظر مقالہ میں انہی دینی سیاسی جماعتوں کے فرقہ واریت کے خاتمہ میں عملی کردار کا تجزیہ پیش کیا گیا ہے۔

2 پاکستان کی دینی سیاسی جماعتیں

پاکستان میں اس وقت متعدد مذہبی جماعتیں موجود ہیں جو ملکی سیاست میں حصہ لے رہی ہیں مگر ان تمام جماعتوں کو زیر بحث نہیں لایا جائے گا۔ ان میں ہر مسلک کی مشہور جماعت کا انتخاب کیا گیا ہے تاکہ فرقہ واریت میں ہر مکتبِ فکر کا کردار نمایاں ہو سکے۔ پاکستان کی درج ذیل جماعتیں سیاست میں حصہ لینے کے باوجود مذہبی تشخص کو برقرار رکھے ہوئے ہیں چونکہ ان کے منشور و دستور میں دین و مذہب کو اولیت حاصل ہے۔

(۱) جماعت اسلامی پاکستان،[5] (۲) جمعیت علمائے اسلام پاکستان،[6] (۳) جمعیت علمائے پاکستان،[7] (۴) مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان،[8] (۵) تحریک فقہ جعفریہ پاکستان۔[9]

مذکورہ پہلی چار جماعتیں سیاسی سطح پر اہل تسنّن کے مختلف مکاتب فکر کی ترجمانی کر رہی ہیں جب کہ تحریک فقہ جعفریہ اہل تشیّع کی نمائندہ جماعت ہے۔

3 فرقہ واریت کے خاتمہ میں پاکستان کی دینی سیاسی جماعتوں کا عملی کردار

پاکستان کی تاریخ میں دینی سیاسی جماعتوں نے طویل عرصہ سے مختلف محاذ پر متفقہ طور پر وحدت کا مظاہرہ کرتے ہوئے قابل قدر کردار ادا کیا جو فرقہ واریت کے خاتمہ میں ایک بہترین اقدام تھا۔ذیل میں متفرق مکاتب فکر کی سیاسی جماعتوں کی فرقہ وارانہ کشیدگی کے خاتمہ اور بقائے باہمی کے مشترکہ کردار کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

1. اسلامی دستور سازی پر تمام جماعتوں کا اتفاق

پاکستان کے قیام کے بعد سب سے بڑا مسئلہ آئین سازی کا تھا چونکہ پاکستان کا قیام اسلام کی بنیاد پر تھا اس لئے مذہبی جماعتوں کی کوشش تھی کہ اسلامی آئین سازی کر کے ملک میں اسلامی نظام نافذ کیا جائے۔مولانا شبیر احمد عثمانی نے دستوریہ کے اندر اسلامی آئین کے حوالے سے کوششیں تیز کردیں اور جماعت اسلامی نے عوام میں اس کی اہمیت کا شعور بیدار کیا، جس کے نتیجہ میں دستوریہ نے ۷ مارچ ۱۹۴۷ء کو قرارداد مقاصد ایوان میں پیش کی اور پانچ دن کے طویل بحث مباحثہ کے بعد ۱۲ مارچ کو قراردادِ مقاصد کی منظوری ہوئی۔اس قراردادِ مقصد کے اصل محرک علامہ شبیر احمد عثمانی تھے10۔انہوں نے اسلامی دستور سازی کے حوالے سے حکومت وقت کو یقین دہانی کرائی کہ پاکستان کے تمام مکاتبِ فکر کی جماعتیں پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے متفق ہیں اور ان کے مابین اس میں کوئی اختلاف نہیں۔11

2. تمام مذہبی جماعتوں کے علماء کے متفقہ 22 نکات

قرارداد مقاصد کی منظوری کے بعد پاکستان کے مختلف حلقوں کی طرف سے یہ سوال اٹھایا گیا کہ پاکستان کے دینی مسالک دستور سازی کے بنیادی اصولوں پر متفق نہیں لہٰذا اس دستور سازی کو اسلامی نہیں کہا جاسکتا۔درحقیقت یہ اسلامی دستور سازی سے راہِ فرار کا بہانہ تھا۔چنانچہ مولانا احتشام الحق تھانویؒ12 نے اس صورتِ حال کے پیشِ نظر ۱۹۵۱ء میں علامہ سید سلیمان ندویؒ13 کے زیر صدارت تمام مکاتب فکر کے منتخب اراکین کے اجلاس کا انعقاد کیا۔جس میں تمام مسالک کی دینی سیاسی جماعتوں کے اکتیس(۳۱) علماء نے متفقہ طور پر ۲۲ نکات پر مشتمل مشترکہ اعلامیہ پر دستخط ثبت کئے14۔یہ نکات اسلامی دستور سازی کے حوالے سے اسلامی مملکت کے لئے بنیادی اصول کی حیثیت رکھتے ہیں۔انہی اصولوں کی روشنی میں علمائے کرام نے باہم اتفاقِ رائے سے دستور میں مزید اصلاحات کر کے ایک مرتب خاکہ تجویز کیا۔15

جن دینی سیاسی جماعتوں کے معتمد علیہ علمائے کرام نے ان بائیس(۲۲) نکات پر دستخط کئے ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

علامہ سید سلیمان ندوی اس اجلاس کی صدرات کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔علاوہ ازیں شرکائے مجلس میں شامل جمعیت علمائے اسلام مشرقی پاکستان کے صدر مولانا اطہر علی اور نائب صدر مولانا راغب حسین۔دیگر دینی سیاسی جماعتوں کی طرف سے نمائندہ علماء میں مولانا سید ابوالاعلی مودودی(امیر جماعت اسلامی پاکستان)،مولانا محمد عبدالحامد بدایونی (صدر جمعیت علمائے پاکستان)،مولانا داوٗد غزنوی(صدر جمعیت اہل حدیث پاکستان)،مولانا محمد اسماعیل سلفی (ناظم جمعیت اہل حدیث پاکستان)،مفتی جعفر حسین (صدر تحریک نفاذ فقہ جعفریہ)16۔ان جماعتوں کے سرکردہ علماء وزعماء کا اس موقع پر باہم متحد ہو کر ۲۲ نکات پر دستخط کرنا مسلکی ہم آہنگی اور فرقہ وارانہ تعصب کے خاتمہ میں ایک بہترین اقدام تھا۔

3. تحریک ختم نبوت کی خاطر تمام جماعتوں کا اتحاد

ختم نبوت مسلمانوں کا بنیادی، حساس اور اہم ترین مسئلہ ہے۔قرآن کی (۱۰۰)سو آیات اور (۲۱۰)دو سو دس احادیث مبارکہ اس پر دلالت کرتی ہیں۔17 قیام پاکستان کے بعد قادیانیوں کا دوسرا خلیفہ غلام احمد صوبہ پنجاب کے ضلع جھنگ میں ربوہ کے مقام پر مرزائیت کا مرکز بنانے میں کامیاب ہو گیا تھا جس کی وجہ سے پاکستان کی سرزمین پر بھی قادیانیت کو پھیلنے کا موقع ملا۔18 جب بھی ملک میں ایسی ایمان فروش قوت نے سر اٹھانے کی کوشش کی تو پاکستان کی تمام مذہبی جماعتوں نے آپس کے نظریاتی وفروعی مسائل کو بالائے طاق رکھتے ہوئے یکجا ہو کر اس کا مقابلہ کیا۔

تحریک ختم نبوت کے محاذ پر ملک کی تمام مسالک کی جماعتیں متحد تھیں۔جب مرزائیوں کی جانب سے ان کے مذہبی پرچار پر مسلمانوں کی طرف سے شدید ردعمل کا اظہار ہوا تو مولانا لال حسین اختر نے جون ۱۹۵۲ء کو کراچی میں مختلف مسالک کے علماء کا اجلاس طلب کیا۔مجلس مشاورت میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے، چوہدری ظفر اللہ خان کو وزارتِ خارجہ کے عہدے سے معزول کرنے اور پاکستان کے کلیدی عہدوں سے احمدیوں کے ہٹانے کے مطالبات مرتب کئے گئے اور پھر اس مقصد کے حصول کے لئے پاکستان کی تمام مسلم جماعتوں کو علامہ سید سلیمان ندوی کے زیر صدرارت بلانے کا فیصلہ کیا گیا۔دینی جماعتوں کے کونشن کے انعقاد کے لئے تمام مکاتیبِ فکر کے علماء کا بورڈ تشکیل دیا گیا،19 جس کے اراکین کے نام حسب ذیل ہیں:

علامہ سید سلیمان ندوی،مولانا مفتی محمد شفیع،مولانا عبد الحامد بدایونی،مولانا شاہ احمد نورانی،مفتی محمد جعفر حسین مجتہد،مولانا احتشام الحق تھانوی جیسے مختلف مسالک کے جید علماء کا بطور کنوینر انتخاب کیا گیا۔چنانچہ اس علماء بورڈ نے جولائی ۱۹۵۲ء کو الحاج محمد ہاشم گزدر کے مکان پر درج ذیل چودہ جماعتوں کو آل پارٹیز اجلاس میں شمولیت کے لئے دعوت نامے ارسال کئے گئے،یہ تمام پارٹیز اس وقت پاکستان کی مذہبی اور مذہبی سیاسی دونوں جماعتوں کی نمائندگی کر رہی تھیں ان میں تمام مسالکِ پاکستان کی دینی سیاسی جماعتوں کے نام یہ ہیں:

(۱)جمعیت علمائے اسلام (۲)جمعیت علمائے پاکستان (۳)جماعت اسلامی پاکستان

(۴)جمعیت اہلحدیث (۵)ادارہ تحفّظ حقوق شیعہ پنجاب

اس کے علاوہ دیگر جماعتوں میں جمعیت اہل سنّت، تنظیم اہل سنّت، مؤتمر اہل حدیث پنجاب، مجلس احرار اسلام، جمعیۃ العربیہ، جمعیۃ الفلاح شامل تھیں۔[20]

4. تمام دینی جماعتوں کا تحفظ ختم نبوت کے لئے مجلس عمل کا قیام

۱۹۵۲ء تحفظ ختم نبوت کے مقدس فریضہ کے لئے پاکستان کے مختلف مسالک کی جماعتوں نے آپس کے اختلافی مسائل و گروہ بندیوں کے تعصبات سے نکل کر ختم نبوت کے متفقہ اور بنیادی مسئلہ پر توجہ مرکوز کی اور اتفاق رائے سے مجلس عمل کا قیام عمل میں لایا۔ ان جماعتوں کا یہ اتحاد فرقہ واریت کے خاتمہ میں مثالی عملی کردار تھا۔ اس مجلس عمل کی تشکیل اس طرح کی گئی:

مجلس عمل کے صدر مولانا ابوالحسنات محمد احمد قادری مقرر کئے گئے جو "جمعیت علمائے پاکستان" کے رہنماء تھے۔ نائب صدر: مولانا محمد طفیل (جماعت اسلامی پاکستان)، ناظم اعلیٰ: مولانا محمد داؤد غزنوی (جمعیت اہل حدیث)، ناظم: سید مظفر علی شمسی (ادارہ تحفظ حقوق شیعہ پاکستان)، اس کے علاوہ ہر دینی وسیاسی جماعت سے دو دو نمائندوں کا چناؤ کیا گیا۔[21]

5. قادیانی گروہ کی تکفیر میں تمام دینی سیاسی جماعتوں کا اتحاد

قادیانیوں کو کافر قرار دینے کے لئے تمام مسالک کے علماء و دینی سیاسی جماعتوں نے متفقہ جدوجہد سر انجام دیں کیوں کہ ختم نبوت کا تحفظ تمام مکاتبِ فکر کا مشترکہ مسئلہ ہے۔ قادیانی گروہ کی تکفیر میں اہل علم کی جدوجہد کی طویل تاریخ ہے جس کے بارے آگاہی متعلقہ موضوع پر تحریر شدہ کتب سے حاصل کی جاسکتی ہے۔ مختصر یہ کہ پاکستان کے وزیر قانون عبدالحفیظ پیرزادہ نے ۳۰ جون ۱۹۷۴ء کو ختم نبوت کے موضوع کو قومی اسمبلی میں زیر بحث لایا اور اسپیکر اسمبلی کے اراکین کے سامنے یہ بات رکھی گئی کہ جو شخص حضرت محمد ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا یقین نہ رکھے اس کی حیثیت کیا ہوگی؟ اور اس کے لئے ایک خصوصی کمیٹی تشکیل دی گئی جس کو اپنی قرارداد پیش کرنے کے لئے معین وقت دیا گیا۔[22]

مولانا شاہ احمد نورانی (جمعیت علمائے پاکستان) نے بھی قرارداد پیش کی جس میں اس بات کی تصریح کی گئی کہ:

1. مرزا غلام احمد جو قادیان سے ہے، نے آخری نبی محمد ﷺ کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کیا جس کی وجہ سے کئی قرآنی آیات اور جہاد کی تکذیب لازم آتی ہے۔
2. جو شخص مرزا کو نبی تسلیم کرے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

3. اسمبلی کو چاہئے کہ وہ مرزاغلام احمد کے پیروکاروں کو سرکاری بل کے ذریعہ غیر مسلم قرار دے اور اس مقصد کے لئے آئین میں ضروری ترمیم کرے۔"[23]

اس قرارداد پر ۲۲ اراکین اسمبلی نے دستخط کئے جن میں دینی سیاسی جماعتوں کے ذمہ دار افراد بھی موجود تھے ان کے نام درج ذیل ہیں۔

مولانا احمد شاہ نورانی، مولانا مفتی محمود، مولانا عبد المصطفیٰ، مولانا سید محمد علی رضوی، مولانا عبد الحق، مولانا ظفر احمد انصاری، مولانا صدر الشہید، پروفیسر غفور احمد۔24 ان ناموں سے بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے متفرق مکاتبِ فکر کی دینی وسیاسی جماعتیں متفق ہیں۔ ان کی محنتوں سے بالآخرے ستمبر ۱۹۷۴ء کو وہ تاریخی دن آگیا جس میں قادیانی گروپ اور لاہوری گروپ کو کافر قرار دیا گیا۔ اور آئین کی دفعہ ۱۰۶ کی شق (۲) کے بعد نئی شق (۳) کا اضافہ کیا گیا جس کے الفاظ ملاحظہ کیجئے:

جو شخص حضرت محمد ﷺ جو آخری نبی ہیں، کے خاتم النبیین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان رکھتا یا جو حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی بھی مفہوم میں یا کسی بھی قسم کا نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا کسی ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تسلیم کرتا ہے، وہ آئین یا قانون کے اغراض کے لئے مسلمان نہیں ہے۔[25]

اس بل کی متفقہ طور منظوری میں امت مسلمہ کی طویل جدوجہد شامل تھی۔ اس مقصد کے لئے جو مجلس عمل تشکیل دی گئی اس میں تمام دینی سیاسی جماعتوں کے نمائندے شامل تھے۔ ان دینی جماعتوں کو ختم نبوت جیسے حساس موضوع پر اتحاد فرقہ واریت کے خاتمہ میں بہترین کردار کو اجاگر کرتا ہے۔

اس تحریک کے صدر مولانا محمد یوسف بنوری مقرر کئے گئے۔ جمعیت علمائے اسلام پاکستان کی طرف سے چیدہ علماء میں مولانا مفتی محمود (ایم این اے)، مولانا عبد الحق (ایم این اے)، مولانا محمد اجمل خان اور مولانا عبید اللہ انور شامل تھے۔ جمعیت علمائے پاکستان کی نمائندگی کرنے والے علمائے کرام یہ تھے۔ مولانا شاہ احمد نورانی (ایم این اے)، مولانا محمود رضوی (ایم این اے)، مولانا عبد الستار خان نیازی (ایم این اے)، مولانا عبد المصطفیٰ الازہری (ایم این اے)، علامہ محمود احمد رضوی اور مولانا غلام علی اوکاڑوی۔ جماعت اسلامی پاکستان کی طرف سے پروفیسر غفور احمد (ایم این اے) میاں طفیل محمد اور چوہدری غلام جیلانی نے نمائندگی کی۔ جمعیت اہل حدیث پاکستان کی طرف سے مولانا احسان الٰہی ظہیر، مولانا عبد القادر روپڑی، میاں فضل حق، مولانا حکیم عبد الرحیم اشرف اور اہل تشیع کی طرف سے سید مظفر علی شمسی شامل تھے۔ علاوہ ازیں دیگر دینی جماعتوں کے متعدد علمائے کرام، ملک کے نامور خطباء، ائمہ مساجد، مختلف تنظیموں کے مسلمان طلبہ، سیاسی جماعتوں کے اراکین نے حتی الوسع اس مہم میں دعوت وعزیمت کا حق ادا کیا۔[26]

4. فرقہ واریت کے خاتمہ کے لئے ملی یکجہتی کے فورم پر پاکستان کی دینی سیاسی جماعتوں کے متفقہ سترہ نکات

ملی یکجہتی کونسل پاکستان کی تمام دینی سیاسی جماعتوں کا غیر انتخابی اتحاد ہے جس کا مقصد ملک سے فرقہ وارانہ کشیدگی کا خاتمہ ہے۔ اس کونسل کے تحت اتحاد امت کے فروغ اور مذہبی منافرت کی روک تھام کے لئے مختلف کمیشن کام کررہے ہیں۔[27] ملی یکجہتی کونسل کی جانب سے ۱۹۹۵ء کو پاکستان کے تمام مکاتبِ فکر کے معتمد علیہ علمائے کرام کا اجلاس منعقد کیا گیا جس میں سارے مسالک کی جماعتوں کے لئے ۱۷ نکات پر مشتمل مشترکہ اعلامیہ تیار کیا گیا۔ یہ اعلامیہ پاکستان کے تمام فرقوں کے لئے ایک ضابطہ اخلاق کا تعین کرتا ہے۔ اس کی حیثیت میثاقِ وحدت اسلامی کی ہے جس کی پاسداری کرنے سے ملک میں فرقہ وارنہ تعصبات کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔

ان سترہ نکات کو پاکستان کی مختلف دینی سیاسی جماعتوں کے قائدین وزعماء نے اتفاقِ رائے سے منظور کیا۔ ان نکات کی رو سے اسلامی فرقوں کی تکفیر، توہین، تحقیر اور تضلیل کی مذمّت بیان کی گئی۔ تمام مسالک کے مقدسات کا ادب واحترام کے تحفظ کو یقینی بنایا گیا اور یہ بھی طے کیا گیا کہ اشتعال ونفرت انگیز تحاریر، تقاریر اور نعروں سے احتراز کیا جائے اور اتحاد واتفاق کو فروغ دینے والے بیانات کو جمعہ کے خطبات کا موضوع بنایا جائے۔ ایسی اجتماعات کا انعقاد کیا جائے جس میں تمام مسالک کے علماء مجتمع ہو کر خطاب کریں تاکہ ملی یکجہتی کا عملی اظہار ہو سکے، نیز مختلف مکاتبِ فکر کے باہمی تنازعات سے قطع نظر کر کے ان کے متفقہ عقائد ومشترکہ نظریات کی نشر واشاعت کا اہتمام کیا جائے۔[28]

مذہبی ودینی سیاسی جماعتوں کے سربراہان وزعماء کے اسمائے گرامی

قاضی حسین احمد (امیر جماعت اسلامی پاکستان)، مولانا شاہ احمد نورانی (صدر جمعیت علمائے پاکستان)، مولانا محمد اجمل خان (سرپرست جمعیت علمائے اسلام)، مولانا سمیع الحق (صدر جمعیت علمائے اسلام)، علامہ ساجد میر (امیر جمعیت اہل حدیث)، مولانا عبد القادر (جماعت اہل حدیث پاکستان)، علامہ ساجد نقوی (تحریک جعفریہ پاکستان)، مولانا ضیاء القاسمی (سرپرست سپاہ صحابہ پاکستان)، مرید عباس یزدانی (سربراہ سپاہ محمد پاکستان) مولانا اجمل قادری (امیر انجمن خدام الدین)، مولانا اسفندیار (سواد اعظم پاکستان کراچی)۔[29]

ملی یکجہتی کونسل کی طرف سے تمام دینی سیاسی جماعتوں کا مذکورہ میثاق وحدت پر اتحاد واتفاق بلاشبہ ایک عظیم کارنامہ ہے جس پر قائدین جماعت کے دستخط موجود ہیں۔ چاہئے تو یہ تھا کہ حکومت ان نکات کی روشنی میں باقاعدہ ضابطہ اخلاق متعین کرتی جس پر سختی سے عمل درآمد کیا جاتا تاکہ ملک میں فرقہ وارانہ فسادات سر نہ اٹھا پاتے اور مسلکی خلفشار کا خاتمہ ہوتا لیکن اس کو در خور اعتناء ہی نہیں سمجھا گیا۔

5. انسدادِ جبری تبدیلیٔ مذہب بل اور مذہبی جماعتوں کا مشترکہ اعلامیہ

اس بل کے مطابق ۱۸ سال کی عمر تک کوئی شخص اسلام قبول نہیں کر سکتا اگر اس نے اسلام قبول کر لیا تو اس کا اسلام تسلیم نہیں کیا جائے گا۔ دوسرا یہ کہ اگر اٹھارہ سال سے زائد عمر میں اسلام قبول کر لیا تو وہ سیشن جج کو درخواست دے گا جس پر وہ جج اس کو (۹۰) نوے دن اپنی تحویل میں رکھ کر اس کو تقابلِ ادیان کا مطالعہ کرائے گا، اس کے بعد اس سے پوچھا جائے گا کہ وہ اسلام قبول کرتا ہے یا نہیں؟ اگر وہ اسلام قبول کرنے سے انکار کر دے تو اسلام قبول کرانے والے افراد کے خلاف اس قانون کے تحت مقدّمہ درج کیا جائے گا، جس میں اس کو پانچ تا دس سال تک قید اور ایک تا دو لاکھ روپے تک جرمانہ ہو سکتا ہے۔[30]

اس مجوزہ بل کو تمام دینی سیاسی جماعتوں نے مشترکہ طور پر مسترد کیا۔ چنانچہ ۲۳ ستمبر ۲۰۲۱ء کو مرکزی دفتر "مجلسِ احرار" نیو مسلم ٹاؤن، لاہور میں اس حوالے سے ایک کل جماعتی اجلاس پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تمام مکاتبِ فکر کے مذہبی رہنماؤں اور ملک کی دینی سیاسی جماعتوں کے قائدین نے اس بل کو متفقہ طور پر دستور پاکستان اور شریعتِ اسلام کے منافی قرار دیتے ہوئے مسترد کرنے کا اعلان کیا۔

کل جماعتی اجلاس کے شرکاء کے اسمائے گرامی

ڈاکٹر فرید احمد (نائب امیر جماعت اسلامی پاکستان)، مولانا عبد الرؤف فاروقی (جنرل سیکرٹری جمعیت علمائے اسلام پاکستان)، مولانا امجد خان (ڈپٹی سیکرٹری جنرل جمعیت علمائے اسلام پاکستان)، حافظ عبد الغفار روپڑی (امیر جماعت اہلحدیث پاکستان)، شوکت ضیاء چوہدری (مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان)، قاری محمد یوسف احرار (ڈپٹی سیکرٹری جنرل مجلس احرار)، حافظ حسین احمد (رہنماء سنی علماء کونسل)، مولانا عبد الرؤف ملک (متحدہ علماء کونسل پاکستان)، علامہ زبیر احمد ظہیر (سربراہ اسلامی جمہوری اتحاد پاکستان)، مولانا محمد الیاس چنیوٹی (صدر انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ)، مولانا عبد الوحید اشرفی (امیر مجلس ارشاد المسلمین)۔[31]

2 نتیجہ بحث

- پاکستان میں اس وقت متعدد مذہبی جماعتیں موجود ہیں جو ملکی سیاست میں حصہ لے رہی ہیں۔ ہر مکتبِ فکر کی مشہور نمائندہ جماعتوں کے نام یہ ہیں: جماعت اسلامی پاکستان، جمعیت علمائے اسلام پاکستان، جمعیت علمائے پاکستان، جمعیت اہلحدیث پاکستان اور تحریک فقہ جعفریہ پاکستان۔
- پاکستان کی منتخب دینی سیاسی جماعتوں نے متعدد مواقع پر اتحاد کا مظاہرہ کر کے فرقہ واریت کے خاتمہ میں عملی کردار ادا کیا۔

- پاکستان کی تمام مکاتبِ فکر کی جماعتوں نے ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ اور اسلامی دستور سازی کے لئے متفق ہو کر وحدت اسلامی کا ثبوت دیا۔
- 1951ء میں دینی سیاسی جماعتوں کے 31 معتمد علیہ علماء نے باہم متحد ہو کر 22 نکات پر دستخط کر کے مسلکی ہم آہنگی اور فرقہ وارانہ تعصب کے خاتمہ میں ایک بہترین اقدام کیا۔
- 1952ء میں تحفظ ختم نبوت کے مقدس فریضہ کے لئے پاکستان کے مختلف مسالک کی جماعتوں نے آپس کے اختلافی مسائل و گروہ بندیوں کے تعصبات سے نکل کر ختم نبوت کے متفقہ اور بنیادی مسئلہ پر توجہ مرکوز کی اور اتفاق رائے سے مجلس عمل کا قیام عمل میں لایا جس میں تمام مسالک کے جید علماء تھے۔
- پاکستان کی دینی وسیاسی جماعتوں کی طویل جدوجہد کے بعد تحفظ ختمِ نبوت کے مسئلہ پر باہم متحد ہو کرے ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانیوں کو کافر قرار دینا، رواداری اور مذہبی انتہاء پسندی کے خاتمہ کا عملی مظاہرہ تھا۔
- ملی یکجہتی کونسل کی جانب سے 1995ء کو پاکستان کے تمام مکاتبِ فکر کے معتمد علیہ علمائے کرام کا ۱۷ نکات پر مشتمل مشترکہ اعلامیہ تیار کیا گیا۔ یہ اعلامیہ پاکستان کی دینی سیاسی جماعتوں کا ملک میں فرقہ واریت کے راستے مسدود کرنے اور مسلکی ہم آہنگی کے فروغ میں مؤثر اقدام ہے۔
- 23 ستمبر 2021ء کو انسداد جبری تبدیلیٔ مذہب بل کے خلاف پاکستان کی مذہبی وسیاسی جماعتوں کا اتحاد فرقہ واریت کے خاتمہ میں عملی کردار ہے۔

حوالہ جات

[1] یہود میں بنیاد پرست، رجعت پسند اور اصلاحی یہودیت کے فرقے موجود ہیں اور عیسائیت میں پروٹسٹنٹ اور کیتھولک مشہور فرقے ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھیں: سعدیہ جواد، یاسر جواد، مذاہب عالم کا انسائیکلوپیڈیا، نگارشات پبلشرز لاہور، 2003ء، ص: 129-125

Sādiya Jawād, Yāsir Jawād, Madhāhib-e-Ālam kā Ansā'īklōpīḍiyā, Nigareshāt Pablīsharz Lāhaur, 2003, ṣ 129-125

[2] مودودی، ابوالاعلی، الجہاد فی الاسلام، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، ص 192

Mawdūdī, Abul A‘lā, Al-Jihād fī al-Islām, Idārah Tarjumān al-Qur’ān, Lāhaur, ṣ 192

3 Majeed G, Hashmi RS (2014) Sectarian &onflictsA dominant threat to Pakistan’s Internal Security. Journal of Political Studies 21: 103-118

[4] ثاقب اکبر، امت اسلامیہ کی شیرازہ بندی، البصیرہ، ۲۹۹ اسٹریٹ ۷۶، جی نائن تھری، اسلام آباد، 2012ء، ص 17

Thāqib Akbar, Ummat-e-Islāmiyyah kī Shīrāzah Bandī, al-Basīrah, 299 Isṭrīt 76, Jī Nā'in Tharī, Islāmābād, 2012, ṣ 17

[5]۲۶ اگست ۱۹۴۱ء کو چوبرجی لاہور میں اسلامیہ پارک کے مقام پر مولانا سید الاعلیٰ مودودیؒ کی رہائش گاہ پر 75 افراد کی موجودگی میں اس جماعت کی بنیاد رکھی گئی۔ مولانا ہی کو باہم مشورے سے امیر جماعت منتخب کیا گیا۔ تعارف کے لئے دیکھیں:

ڈاکٹر اسرار احمد، تحریک جماعت اسلامی ایک تحقیقی مطالعہ، تنظیم اسلامی پاکستان، گڑھی شاہو لاہور، 2008ء، ص 55

Dākṭar Isrār Aḥmad, Taḥrīk-e-Jamāʿat-e-Islāmī aik Taḥqīqī Muṭālaʿah, Tanzīm-e-Islāmī Pākistān, Garhī Shāhu Lāhaur, 2008, ṣ 55

[6]جمعیت علمائے اسلام کی بنیاد ۱۹۴۵ء میں مولانا شبیر احمد عثمانیؒ نے رکھی۔ قیام پاکستان کے بعد ۱۹۵۲ء میں جمعیت علمائے اسلام مغربی پاکستان کی بنیاد رکھی گئی۔ جماعت کے پہلے امیر مولانا احمد علی لاہوریؒ جب کہ پہلے ناظم مولانا احتشام الحق تھانویؒ مقرر ہوئے۔ تعارف کے لئے دیکھیں:

حاکم علی، شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ کی حیرت انگیز واقعات، بیت العلم، کورنگی کالونی کراچی، 2010ء، ص 50

Ḥākim ʿAlī, Shaikh al-Tafsīr Maulānā Aḥmad ʿAlī Lāhorī ki Ḥayrat Angēz Wāqiyāt, Bait al-ʿIlm, Korangī Kalonī Karāchī, 2010, ṣ 50

[7]اہل سنت والجماعت (بریلوی مکتب فکر) کی نمائندہ سیاسی و مذہبی جماعت ہے۔ اس کا سنگ بنیاد مولانا سید احمد سعید کاظمی نے ملتان میں ۱۹۴۸ء کو "آل انڈیا سنی کانفرنس"[7] کے اراکین کی موجودگی میں رکھا۔ مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد کو جماعت کا صدر اور مولانا سید احمد سعید کاظمی ناظم اعلیٰ منتخب ہوئے۔ تعارف کے لئے دیکھیں: قادری محمد عبد الحکیم شرف، تذکرہ اکابر اہل سنت (پاکستان)، شبیر برادرز پبلشرز، اردو بازار لاہور، 1983ء، ص 423

Qādrī Muḥammad ʿAbd al-Ḥakīm Sharaf, Tadhkirah Akābir Ahl-e-Sunnat (Pākistān), Shabbīr Barādarz Pablisherz, Urdū Bāzār Lāhaur, 1983, ṣ 423

[8]یہ ایک دینی و سیاسی جماعت ہے۔ اس جماعت کی اصل "آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس" ہے۔ جب ہندوؤں کی سیاسی جماعت "کانگریس" کے مقابلے میں مسلمانوں نے مسلم لیگ کی بنیاد رکھی تو اسی عرصہ میں "آل انڈیا اہلحدیث" وجود میں آئی، جس کی بنیاد ۱۹۰۶ء میں قیام پاکستان سے قبل ہندوستان کے صوبہ بہار میں آرہ کے مقام پر رکھی گئی۔ تعارف کے لئے دیکھیں: حفیظ اللہ نیولپوری، اڑیسہ میں اردو، قومی کونسل برائے فروغِ اردو زبان، نئی دہلی، 2001ء، ص 30

Ḥafīẓ Allāh Nēwulpūrī, Orīsah mēn Urdū, Qaumī Kaunsil barāye Farogẖ-e-Urdū Zabān, Na'ī Dihlī, 2001, ṣ 30

[9]اس تحریک کا سنگ بنیاد ۱۹۷۹ء کو بھکر کے مقام پر جنرل ضیاء الحق مرحوم کے اسلامی نظام کے نفاذ کے مدمقابل رکھا گیا۔ مفتی جعفر حسین اس کے پہلے صدر منتخب ہوئے۔ یہ تحریک شیعہ قوم کے حقوق کے تحفظ کے لئے بنائی گئی۔ تعارف کے لئے دیکھیں: نقوی، سید حسین عارف، تذکرہ علمائے امامیہ پاکستان، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، 1984ء، ص 483

Naqvī, Sayyid Ḥusain ʿĀrif, Tadhkirah ʿUlamā'-e-Imāmiyyah Pākistān, Markaz Taḥqīqāt Fārsī Īrān wa Pākistān, Islāmābād, 1984, ṣ 483

[10]عبد الرحمٰن خان، پاکستان میں متفرق فقہی مذاہب کی موجودگی میں مشترکہ فقہی مسائل کی قانون سازی مشکلات اور ان کا حل، پی ایچ ڈی مقالہ، 2016ء، جامعہ کراچی، 175

Abd al-Raḥmān Khān, Pākistān mēn Mutafarriq Fiqhī Mazāhib kī Maujūdgi mēn Mushtarakah Fiqhī Masā'il kī Qānūn Sāzī Mushkilāt aur un kā Ḥal, Pī-Āch-Ḍī Maqālah, 2016, Jāmiʿah Karāchī, 175

11 The Constituent Assembly of Pakistan Debates, Official Report,Volume V,1949,Monday March 07,1949,p.2

[12] مولانا احتشام الحق تھانویؒ مئی 1915ء میں تھانہ بھون کے قصبے اٹاوہ میں پیدا ہوئے۔ تقسیم ہند سے قبل اور بعد پاکستان کے مشہور نامور خطیب، عالم، فقیہ اور محقق تھے۔ د ار العلوم دیوبند سے فارغ التحصیل عالم تھے۔ اپریل ۱۹۸۰ء بروز جمعۃ المبارک کی صبح کو انتقال ہوا۔ تعارف کے لیے دیکھیں:
https://jang.com.pk/news/627649

[13] علامہ سید سلیمان ندوی 1884ء کو ہندوستان کے مشہور علاقہ (پٹنہ) بہار میں پیدا ہوئے۔ دار العلوم ندوۃ العلماء میں ممتاز عالم دین مولانا شبلی نعمانی سے خصوصی استفادہ کیا۔ 1919ء کو تحریک خلافت میں بھرپور حصہ لیا۔ تعارف کے لئے دیکھیں:

قاسمی، مولانا نظام الدین، تذکرہ اکابر، جامعہ اسلامیہ اشاعت العلوم، اکل کوا، ضلع نندوربار، مہاراشٹرا، 2012ء، ص140

Qāsimī, Maulānā Niẓām al-Dīn, Tadhkirah Akābir, Jāmiʿah Islāmiyyah Ishāʿat al-ʿUlūm, Akl Kuwa, Zilʿah Nandurbār, Mahārāshṭra, 2012, ṣ 140

[14] تنویر بخاری، پاکستان میں سیاسی جماعتیں اور پریشر گروپ، ایور بک پیلس، اردو بازار لاہور، ص322

Tanvīr Bukhārī, Pākistān mēn Sīāsī Jamāʿatein aur Prēshar Grūp, Āywar Buk Pailis, Urdū Bāzār Lāhaur, ṣ 322

[15] تھانوی، مولانا احتشام الحق، ماہنامہ چراغ راہ کراچی "اسلامی مملکت کے بنیادی اصول" جلد4، شمارہ3، مارچ 1951ء، مرتب نعیم صدیقی، ناشر، دفتر چراغ راہ کراچی، ص47، 43، 25

Thānvī, Maulānā Iḥtishām al-Ḥaqq, Māhnāmah Chirāgh Rāh Karāchī "Islāmī Mamlakat ke Bunyādī Uṣūl" Jild 4, Shumārā 3, March 1951, Murattib Na'īm Ṣiddīqī, Nāshir, Daftar Chirāgh Rāh Karāchī, ṣ 47, 43, 25

[16] اکتیس علماء کے ۲۲ دستوری نکات، الشریعہ اکادمی، جولائی 2015ء، جلد26 شمارہ7

Ikatīs ʿUlamā' ke 22 Dastūrī Nikāt, al-Sharīʿah Akādamī, Julā'ī 2015, Jild 26 Shumārā 7

[17] مفتی محمد شفیع، مولانا، ختمِ نبوت، مکتبہ معارف القرآن کراچی، 2012ء، ص:363

Muftī Muḥammad Shafīʿ, Maulānā, Khatm-e-Nubuwwat, Maktabah Maʿārif al-Qurʾān Karāchī, 2012, ṣ: 363

[18] شورش کشمیری، سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مطبوعات چٹان لاہور، 2010ء، ص:221

Shawrish Kashmīrī, Sayyid ʿAṭā Allāh Shāh Bukhārī, Maṭbūʿāt Chaṭṭān Lāhaur, 2010, ṣ: 221

[19] شورش کشمیری، تحریکِ ختم نبوت، مطبوعات چٹان لاہور، 2003ء، ص:90

Shawrish Kashmīrī, Taḥrīk Khatm-e-Nubuwwat, Maṭbūʿāt Chaṭṭān Lāhaur, 2003, ṣ: 90

[20] مولانا اللہ وسایا، تحریک ختمِ نبوت، عالمی مجلس ختم نبوت، حضوری باغ ملتان، 1991ء، ص115

Maulānā Allāh Wasāyā, Taḥrīk Khatm-e-Nubuwwat, ʿĀlamī Majlis Khatm-e-Nubuwwat, Ḥuẓūrī Bāgh Multān, 1991, ṣ 115

[21] تحریک ختمِ نبوت، ص:184

Taḥrīk Khatm-e-Nubuwwat, ṣ: 184
22 Assembly Debates,National Assembly of Pakistan,Sunday,June30,1974,p.1298

[23] عبد الرحمٰن خان، پاکستان میں متفرق فقہی مذاہب کی موجودگی میں مشترکہ فقہی مسائل کی قانون سازی مشکلات اور ان کا حل، پی ایچ ڈی مقالہ، جامعہ کراچی، ط:2016ء، ص:184

Abd al-Raḥmān Khān, Pākistān mēn Mutafarriq Fiqhī Mazāhib kī Maujūdgi mēn Mushtarakah Fiqhī Masā'il kī Qānūn Sāzī Mushkilāt aur un kā Ḥal, Pī-Āch-Ḍī Maqālah, 2016, Jāmiʿah Karāchī, 184

[24]عاربی، محمد طاہر،1974ء کی تحریک ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم میں علماء جھنگ کا کردار (تحقیقی وتجزیاتی مطالعہ)،ابحاث،اکتوبر۔دسمبر2017ء، جلد 2، شمارہ:8،ص130

ʿĀribī, Muḥammad Ṭāhir, 1974 kī Taḥrīk Khatm-e-Nubuwwat ﷺ mein ʿUlamā-e-Jhang kā Kirdār (Taḥqīqī wa Tajziyātī Muṭālaʿah), Abḥāth, Akṭūbar-Dismbar 2017, Jild 2, Shumārā: 8, ṣ 130

[25]محمد متین خالد، فتنہ قادیانیت کے خلاف عدالتی فیصلے، ص3

Muḥammad Matīn Khālid, Fitnah Qādiyānīyat ke Khilāf ʿAdālatī Faislē, ṣ 3

[26]شورش کشمیری، تحریکِ ختم نبوت، مطبوعات چٹان لاہور، 2003ء، ص255

Muḥammad Matīn Khālid, Fitnah Qādiyānīyat ke Khilāf ʿAdālatī Faislē, ṣ 3

[27]ملی یکجہتی کونسل کے تحت خطبات جمعہ، مصالحتی کمیشن، علمی تحقیقاتی کمیشن کام کر رہے ہیں۔ جو مسلمانوں کے مابین اتحاد کے فروغ کے لئے کوشاں ہیں۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھیں:

ماہنامہ پیام اسلام آباد، جولائی تا ستمبر2016ء، ملی یکجہتی نمبر، البصیرۃ، ایف الیون تھری اسلام آباد، ص8

Māhnāmah Payām Islāmābād, Julā'ī tā Sitambar 2016, Millī Yakjahatī Numbar, al-Basīrah, Ēf Ilēvan Tharī Islāmābād, ṣ 8

[28]ڈاکٹر معصوم زئی، بین المسالک ہم آہنگی اور افہام وتفہیم کی حکمتِ عملی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد، جنوری2015ء، ص157

Ḍākṭar Maʿṣūm Za'ī, Bayn al-Masālik Hum Āhangī aur Afhām wa Tafhīm kī Ḥikmat-e-ʿAmalī, Bayn al-Aqwāmī Islāmī Yūnīvarsīṭī, Islāmābād, Janwarī 2015, ṣ 157

[29]ماہنامہ الشریعہ، جلد26، شمارہ7، جولائی2015ء، الشریعہ اکیڈمی گوجرانوالہ، ناشر: حافظ عبدالمتین خان زاہد، ص7

Māhnāmah al-Sharīʿah, Jild 26, Shumārā 7, Julā'ī 2015, al-Sharīʿah Akādamī Gūjranwālah, Nāshir: Ḥāfiẓ ʿAbd al-Matīn Khān Zāhid, ṣ 7

[30]تبدیلی مذہب بل جبر ممنوع قانون2021ء، سینیٹر مشتاق احمد (جماعت اسلامی پاکستان)، 17ستمبر2021ء،

Tabdīlī-e-Madhab Bill Jabr Mamnūʿ Qānūn 2021, Sanīṭar Mushtāq Aḥmad (Jamāʿat-e-Islāmī Pākistān), 17 Sittambar 2021
https://www.youtube.com/watch?v=psOtpcY8ZAs

[31]روزنامہ اسلام لاہور، 24ستمبر2021ء، خاص مضمون، عبداللطیف چیمہ

Roznāmah Islām Lāhaur, 24 Sittambar 2021, Khāṣ Maẓmūn, ʿAbd al-Ṭīf Chīmah